



Al-Mahdi Research Journal

Vol. 04, No. 01 (Jan-June 2023)

ISSN (p): 2789-4142 ISSN (e):2789-4150

قرآن و احادیث کی روشنی میں نکاح اور تنسیخ نکاح کے اسباب و اثرات کا تحقیقی جائزہ

Research on the causes and effects of marriage and annulment of marriage in the light of Qur'an and Ahadith

Qayyum Bibi

Visiting Lecturer, the Islamia University of Bahawalpur,
Email:qayyombibi379@ gmail.com ORCID: 0000-0001-2345-6789

Abstract:

Marriage is the name of a lifelong bond and the lawful spiritual path of human survival. It is a relationship of love that wants to be maintained through communication instead of rules and this is usually the case but it is also true that there are various difficulties and difficulties in human life. This research paper aims to explore the causes and effects of marriage and annulment of marriage in the light of Qur'an and Ahadith. The research questions are: (1) what are the causes of marriage and annulment of marriage according to Qur'an and Ahadith? (2) What are the effects of marriage and annulment of marriage according to Qur'an and Ahadith? To answer these questions, a qualitative research methodology will be used to analyze the relevant sources from the Qur'an and Ahadith. The significance of this research is to provide a better understanding of the Islamic perspective on marriage and annulment of marriage. This research will contribute to the body of knowledge by providing a comprehensive analysis of the causes and effects of marriage and annulment of marriage in the light of Qur'an and Ahadith. The conclusion of this research will be that marriage and annulment of marriage are both important aspects of a Muslim's life, and should be taken seriously in accordance with the teachings of the Qur'an and Ahadith.

Key Words: Marriage, Survival, Sheridan, Relationship, Khula, Divorce, Annulment, Tribulation.

خاندان کا آغاز مرد و عورت کے درمیان ایک پاکیزہ اور مقدس معاہدے سے ہوتا ہے جسے نکاح کہا جاتا ہے۔ خاندان سے لیکر معاشرے تک سارے عمل کی کامیابی کا بڑی حد تک دار و مدار اسی معاہدے پر ہوتا ہے۔ اس لیے شریعت میں اس معاہدے کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اس کے قیام و بقاء اور ناگزیر حالات میں خاتمے کیلئے احکام و شرائط وضع کیے گئے ہیں تاکہ اس خاندانی اساس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور مستحکم بنایا جائے۔

نکاح کا لغوی مفہوم

لغت کی رو سے نکاح "کح" سے مصدر ہے جس کا معنی ضم ہونا ہے۔ یعنی ایک چیز کا دوسری چیز میں اس طرح جذب ہو جانا کہ دونوں مل کر ایک چیز بن جائے۔ اہل عرب کہتے ہیں "کح المطر الارض" (بارش کا پانی زمین میں جذب ہو گیا) اسی طرح جب درختوں کی ٹہنیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو کر جھنڈ کی صورت اختیار کر لیں تو کہا جاتا ہے۔ "تناکحت الاشجار" (درخت ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے)۔^[1]

فقہی تعریف

فقہی اصطلاح کے طور پر نکاح ایک شرعی معاہدہ ہے جس کے ذریعے مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلق جائز اور اولاد کا نصب صحیح ہو جاتا ہے۔ اور زوجین کے مابین حقوق و فرائض پیدا ہو جاتے ہیں۔^[2]

اس تعریف سے درج ذیل امور سامنے آتے ہیں۔

نکاح ایک قانونی معاہدہ ہے جو ایجاب و قبول کے ساتھ وجود میں آتا ہے

یہ ایک ایسا عقد ہے جس کے بعد مرد و عورت کے لیے ایک دوسرے سے جنسی لذت اٹھانا جائز ہوتا ہے

اسکا اہم مقصد اولاد کا حصول ہے

حضرت ابو ہریرہ نے نکاح کی تعریف اس طرح کی ہے۔

"انه عقد يفيد حل العشرة بين الرجل والمرأة وتعيينهما بحد ما يكلمهما من حقوق و ما عليه من واجبات"^[3]

یہ ایک ایسا عقد ہے جس سے مرد و عورت کیلئے اکٹھے رہنا جائز ہے اور ایک دوسرے سے تعاون کرنا لازم ہے اور دونوں کے حقوق و فرائض کا تعین ہو جاتا ہے۔

نکاح کی ضرورت و اہمیت

نکاح ایک فطری، معاشرتی، دینی، اخلاقی اور روحانی ضرورت ہے۔

اسلامی شریعت نے فطرت انسانی کے عین مطابق اپنے پیچیدہ حالات اور نازک مواقع پر زوجین کے درمیان علیحدگی کی اجازت دی ہے اور بعض دوسرے مذاہب کی طرح نکاح کے بندھن کو ہر حال میں ناقابل تنسیخ قرار نہیں دیا۔ بلکہ خوش اسلوبی سے علیحدگی کی خاطر طلاق، خلع اور فسخ نکاح جیسے تفریق کے مختلف راستے فراہم کیے ہیں تاکہ میاں بیوی جدا ہو کر زندگی کی نئی راہیں تلاش کر سکیں۔

[1]. Ahmad bin Muhammad, Al-Misbah ul Munir, Al-Maktabat ul Ilmia, bearoot, V2, P624

[2]. Tanzeel urhman, Dr, Majmooa Qawaneen, Idara Tahqiqat Islamia, V1, p56

[3]. Abu Zahra, Al Ahwalushaksia, Dar ul Fikr Ul arbi, Qahira, p 19

تنبیخ کے لغوی معنی

تنبیخ کے لغوی معنی ہے رد کرنا، باطل کرنا، منسوخ کرنا، فسخ کرنا۔

تنبیخ کی اصطلاحی تعریف

زوجہ نے عدالت میں کوئی عذر پیش کیا اور اس عذر کی بناء پر شوہر سے علیحدگی کا مطالبہ کیا تو عدالت اس پر گواہ طلب کرے گی اور اگر عذر ثابت ہو جائے تو عدالت شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے گی اگر شوہر اس پر راضی نہ ہو تو خلع پر رضامند کرے گی اور اگر خاوند اس پر بھی راضی نہ ہو تو عدالت نکاح کو فسخ کر دے گی۔

تنبیخ نکاح بذریعہ قرآن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُؤْتِيَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۗ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ"۔ [4]

"اگر تم کو اندیشہ ہو کہ وہ (زوجین) اللہ کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اس میں بدلہ دے کر عورت علیحدگی حاصل کرے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور ان سے تجاوز نہ کریں اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔"

بذریعہ عدالت تنبیخ نکاح کی ضرورت

جب عورت کو اس کے حقوق سے محروم کیا، خاوند اس پر ظلم کرے نہ تو اس کو اس کے حقوق دے اور نہ ہی طلاق اور نہ ہی خلع کا معاہدہ کرے تو ایسی صورت میں کوئی تو طریقہ ہو جو عورت کو ظلم کی چکی میں پیس لینے سے بچائے۔

اسلام کسی کے حقوق پامال کرنے یا کسی نفس پر ظلم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اگر عورت خاوند کے حقوق پورے نہیں دیتی تو خاوند کے پاس طلاق کا حق ہے اس حق کے علاوہ اور بھی حاکمانہ حقوق ہیں جن کو احسن طریقے سے استعمال کر کے وہ اپنے حقوق وصول کر سکتا ہے لیکن اگر خاوند عورت کے حقوق پامال کرے، نان و نفقہ نہ دے یا ظلم و زیادتی کرے، حقوق زوجیت سے محروم کرے، امساک بمعروف او تسریح باحسان پر عمل نہ کرے

تو عورت عدالت میں اپنا حق لے کر جاتی ہے اسلام نہ تو کسی کو ظالم بننے کی اجازت دیتا ہے نہ مظلوم بننے کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ" [5]

[4]- Al baqara,2;229

[5]- Al baqara, 2 : 279

"نہ تم ظالم بنو نہ تم پر ظلم ہو۔"

لہذا مرد ہو یا عورت دونوں کے حقوق ہیں ایک کا حق دوسرے کا فرض بن جاتا ہے اور جب مرد عورت کے حقوق پورے نہیں کرتا اس پر ظلم و زیادتی کرتا ہے تو عدالت کی ضرورت پیش آتی ہے اور تنبیخ نکاح کے ذریعے اس ظلم و زیادتی کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

زوجین میں علیحدگی کی مختلف صورتیں

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں پر ظلم کرتے تھے، نہ بیوی بنا کر ان کو اپنے گھر رکھتے اور نہ طلاق دے کر ان کو نکاح سے آزاد کر دیتے تھے۔ اسی طرح آج بھی کچھ مسلمان ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ نہ چھوڑیں گے اور نہ رکھیں گے۔

طلاق

لفظ طلاق باطلاق عقد نکاح کے توڑ دینے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ فَاِمْسَالِكُمْ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٍ بِاِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اَنْتُمْ مَوْهُنٌ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّخَافَا اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاَلَّا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَاَلَّا تَعْتَدُوْهَا ۗ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ" [6]

"طلاق دوبارہ پھر یا تو قاعدہ کے مطابق رکھ لینا ہے یا خوش اسلوبی کے ساتھ رخصت کر دینا ہے اور تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ ان عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو اگر یہ کہ ان دونوں کو ڈر ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدوں پر قائم نہ رہ سکیں گے۔ پھر اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ دونوں اللہ کی حدوں پر قائم نہ رہ سکیں گے تو دونوں پر گناہ نہیں اس مال میں جس کو عورت فدیہ میں دے دے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلو اور جو شخص اللہ کی حدوں سے نکل جائے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔"

"پھر اگر وہ اس کو طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں ہے جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے پھر اگر وہ مرد اس کو طلاق دے دے تب اس پر گناہ نہیں ان دونوں پر کہ وہ پھر مل جائیں بشرطیکہ انہیں اللہ کی حدوں پر قائم رہنے کی توقع ہو۔"

"یہ اللہ تعالیٰ کے ضابطے ہیں جن کو وہ بیان کر رہا ہے ان لوگوں کیلئے جو دانشمند ہیں۔"

حدیث مبارکہ سے طلاق کا جواز

[6]. Al baqara, 2 : 229,30, 31

"ان رجلاً قال : يارسول الله ﷺ انتعتي امرأة لا تردُّ يد لا يدي ، قال : طلقها -" [7]

"ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے نکاح میں ایک عورت ہے وہ کسی چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی، آپ ﷺ نے فرمایا کی اسے طلاق دے دو۔"

خلع

خلع کا لغوی معنی

لغت میں اس لفظ کا استعمال کپڑا اتارنے یا زوجیت کو ختم کرنے کے مفہوم میں ہوتا ہے۔

خلع کا مفہوم

اگر میاں، بیوی میں کوئی نجاؤ کی کوئی صورت نہ رہے اور شوہر بلا عوض طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو تو عورت کیلئے یہ راستہ تجویز کیا گیا ہے کہ وہ خلع کی پیش کش کر کے اپنے آپ کو آزاد کروالے، خلع کو عورت کے اختیار میں رکھا گیا ہے یعنی جس طرح جب مرد کو عورت سے تکلیف ہو تو مرد کیلئے طلاق کا راستہ ہے اسی طرح عورت کو مرد سے تکلیف ہو تو اس کیلئے خلع کا راستہ ہے لیکن خلع کیلئے شوہر کا اسے قبول کرنا ضروری ہوتا ہے یعنی خلع تب درست ہوتا ہے جب زوجین کی باہمی رضامندی ہو۔

خلع کا یہ طریقہ ہے کہ بیوی خلع کے بدلے مہر معاف کر دے یا کوئی اور چیز بدلے خلع کے طور پر دے دے۔

خلع کا جواز

قرآن پاک میں ہے کہ جب کوئی عورت کا اپنے خاوند سے نباہ ممکن نہ ہو اور عورت مرد سے آزادی چاہتی ہو تو کچھ رقم دے کر وہ اس سے آزاد ہو جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" [8]

تمہارے لئے حلال نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں، اس میں بدلہ دے کر عورت آزاد ہو جائے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔

[7]. Ahmad Bin Suaib Bin Ali Al kharasani, Al Sunan Al Nasai, chpter, Ma Ja fi Al

khula,Hadith,3465

[8]. Al baqara, 2 :229

"فَإِنْ طَبْنٌ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا"^[9]

"پھر اگر وہ (تمہاری بیویاں) اس میں سے کچھ تمہارے لئے چھوڑیں خوشی سے تو تم اس کو ہی خوشی سے کھاؤ۔" حدیث مبارکہ ہے:

"عن ابن عباس ، ان امرأة ثابت بن قيس انت النبي ﷺ فقالت :
يارسولالله ﷺ ثابت بن قيس، ما اعتيب عليه في خلق ولا دين ولكني اكره العز في
الاسلام ، فقال رسول الله ﷺ اتردين علي حديقته؟ قالت : نعم قال رسول الله ﷺ اقبل
الحديقة وطلقها تطليقه" (10)

"عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کی زوجہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ﷺ ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں (یعنی ان کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام
میں کفران نعمت کو میں پسند نہیں کرتی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا باغ (جو مہر میں تجھ کو دیا تھا) تو واپس کرے گی؟ عرض کی
ہاں۔ آپ نے ثابت بن قیس سے فرمایا کہ تم باغ لے لو اور طلاق دے دو۔"

موت

زوجین میں سے کسی ایک کے انتقال سے زوجیت کا تعلق ختم ہو جاتا ہے اسی لئے شوہر کیلئے اپنی فوت شدہ بیوی کے انتقال کے بعد اس
کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے تاہم کچھ احکام کے اعتبار سے زوجیت کا رشتہ بعد از وصال بھی برقرار رہتا ہے جیسے زوجین میں سے جو
زندہ ہو گا وہ دوسرے کا وارث بنے گا۔ بیوی خاوند کے انتقال کے بعد عدت گزارے گی اور سوگ کرے گی وغیرہ وغیرہ۔

تنسیخ نکاح کے اسباب و اثرات

ضروری نہیں کہ ہر شادی یا ہر نکاح کامیاب ہو بلکہ بعض اوقات ایسے حالات اور ایسی صورتیں پیدا ہو جاتیں ہیں کہ جہاں نکاح ختم
ہو جانا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اور وہ صورتیں یا اسباب جن کے ذریعے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:

عنین

عنین (نامرد) اسے کہتے ہیں جس کا عضو مخصوص ہو تو مگر وہ عورت سے جماع نہ کر سکتا ہو یا تو عضو مخصوص اتنا چھوٹا ہو یا منصف کے
باعث، مرض کے باعث یا کسی اور وجہ سے عورت سے جماع نہ کر سکتا ہو تو وہ عورت کے حق میں عنین ہے۔

فسخ نکاح کیلئے عورت قاضی کے پاس جائے گی اور قاضی کی عدم موجودگی میں یا عدم فراہمی میں انگریزی عدالت کے جج کے ہاں دعویٰ
کرے گی اگر عدالت بھی میسر نہ ہو تو مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے اپنا دعویٰ رکھے گی اور اس کے چند شرائط ہیں:

[9]. Al Nisa, 4 :4

[10]. Al Bukhari, Al jamia ul Sahi, Muhmad bin Ismail, chpter, Al khula wa kaif Al talaq fi,

Hadith,5273

قاضی تحقیق کرے گا اور دعویٰ ثابت ہونے کی صورت میں ایک سال علاج کیلئے مہلت دے گا۔^[11]

عورت کی عنین سے تفریق کیلئے ان شرائط کا ہونا لازمی ہے:

عقد نکاح سے قبل مرد کے عنین ہونے کا علم نہ ہو اگر پہلے سے علم تھا تو اب نکاح کے بعد عورت کو تفریق کا اختیار نہیں۔

نکاح کے بعد ایک بار بھی جماع نہ کیا ہو اگر ایک بار بھی جماع کر لیا تو اختیار ختم ہو گیا۔

نکاح کے بعد عورت نے ایک بار بھی عنین کے ساتھ رہنے کی رضامندی ظاہر نہ کی ہو (بوسہ و کنار رضامندی نہیں)

علیحدگی کی صورت میں عورت کو پورا حق مہر ملے گا اور اس پر عدت واجب ہوگی اور عورت کو تفریق کا مطالبہ اسی مجلس میں کرنا چاہئے جس میں قاضی نے اسے اختیار دیا اور اگر عورت نے اسی مجلس میں اس اختیار کو استعمال نہ کیا اور دوسرے کام میں مشغول ہوگئی تو اس کا اختیار باطل ہو جائے گا۔^[12]

اسی طرح فقہاء نے کہا ہے کہ ایک بار عنین سے جماع کر لیا تو عورت کا حق ختم ہو گیا، حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوجیوں پر پابندی لگائی کہ وہ چھ ماہ سے زیادہ گھر سے باہر نہ رہیں اور اسی طرح حضرت کعب نے شوہر کو حکم دیا کہ وہ چار دن میں ایک مرتبہ بیوی سے لازمی ملا کرے۔^[13]

عورت بھی مرد کی طرح جنسی خواہش رکھتی ہے یوں پوری زندگی میں ایک بار جماع کرنے سے اس کا حق ختم نہیں ہو سکتا اس لئے زوجہ عنین کیلئے حق فرقت ہونا چاہئے اگرچہ ایک مرتبہ جماع کر چکا ہو۔^[14]

محبوب

اگر خاوند محبوب ہو تو ایسی صورت میں قاضی معائنہ کر سکتا ہے اور اگر خاوند واقعی محبوب ہو تو فوراً تفریق کر سکتا ہے اور محبوب اسے کہتے ہیں کہ جس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو۔

زوجہ متعسر

متعسر اس شخص کو کہتے ہیں جو فقر و افلاس کے باعث بیوی کو نفقہ نہ دینے پر قادر ہو زوجہ متعسر بھی زوجہ منفعت کی طرح ہے فرق یہ ہے کہ منفعت اگر مجلس میں نفقہ نہ دینے پر اپنی رضا ظاہر کرے تو قاضی فوراً علیحدگی کر دے گا لیکن متعسر میں ایک ماہ کی مہلت دی جائے گی۔

[11]. Alheelt ulnajiza,p149- 152

[12]. Alheelt ulnajiza,p149- 152

[13]. Ibne Qdama, Abd ul Allah Bin Ahmad, Al Mughni,Maktaba , Qahira, P,149-152

[14]. Al Talaq, 65:7

خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:

مالکیہ مذہب میں قاضی کو اختیار ہے کہ وہ اپنے اجتہاد سے مہلت دے۔^[15]

مالکی مسلک میں دیگر شرائط کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ عورت کو نکاح سے پہلے تنگدستی کا علم تھا تو وہ اب فسخ کا حق نہیں رکھتی، جبکہ شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں ایسا نہیں ہے بلکہ اگر عورت کو مرد کی تنگدستی کا علم پہلے بھی تھا تو وہ اب بھی فسخ کا حق رکھتی ہے۔

زوجہ مفقود الخبر

مفقود الخبر اس آدمی کو کہتے ہیں جو گم ہو گیا ہو اور خوب تحقیق و تفتیش کے بعد بھی کوئی پتہ نہ لگے۔

حنفیہ شافعیہ

جہاں تک مفقود کی بیوی کے دوسرے نکاح کی بات ہے تو اس کی بیوی کو اس وقت تک انتظار کرنا چاہیے جب تک مفقود کے عمر کے لوگ ختم نہ ہو جائیں اور بعض صورتوں میں ہے کہ جب قاضی کو مفقود کی ہلاکت کا غالب گمان ہو جائے تب وہ مفقود کی زوجہ کو نکاح ثانی کی اجازت دے دے۔^[16]

امام مالک فرماتے ہیں کہ قاضی کے پاس مفقود کی زوجہ کو 4 سال تک انتظار کرنا چاہئے۔ امام احمد کا بھی یہی مذہب ہے۔^[17]

مالکیہ کے ہاں سوائے اس صورت میں کہ عورت نے جب دوسرے مرد سے نکاح کیا تو اس کو علم ہی نہیں تھا کہ اس کا پہلا شوہر غائب ہے۔ باقی تمام صورتوں میں پہلا خاوند جب بھی واپس آئے گا عورت کو اسی کے پاس واپس جانا ہوگا۔ حنفیہ کے ہاں یہ ہے کہ پہلا شوہر جب بھی واپس آیا، بیوی کو اسی کی طرف جانا ہوگا اگرچہ دوسرے شوہر کو پہلے شوہر کے غائب ہونے کا علم تھا یا نہیں تھا۔^[18]

زوجہ غائب غیر مفقود

ایسا شوہر جو لاپتہ نہ ہو لیکن اس کا کوئی متعین پتہ نہ ہو، یا پتہ ہو لیکن وہ خود نہ آتا ہو نہ بیوی کو اپنے پاس بلاتا ہو نہ عورت کا نفقہ دیتا ہو نہ حق زوجیت ادا کرتا ہو تو ایسا آدمی غائب غیر مفقود کہلاتا ہے۔^[19]

[15]. Muhammad Bin Ahmad, Ibne RUshd Ma madwnat ul Kubra, Maktaba ul Mukarma, V5, P295

[16]. Thanwi, Ashraf Ali, Alheelt ulnajib, Maktba Razi, Dyouband, India, p62- 63

Al hilat ul Najiza, P 62,63

[17]. Al hilat ul Najiza , P 67, 68

[18]. Al hilat ul Najiza, P 77, 78

اس کی بیوی قاضی کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے گی اور درج ذیل باتیں ثابت کرے گی:

- (1) اس غائب غیر مفقود کے ساتھ میرا نکاح ہوا تھا۔ (2) اس نے نفقہ نہیں دیا۔
- (3) نہ اس نے نفقہ بھیجا ہے۔ (4) نہ یہاں کوئی انتظام کیا۔
- (5) میں نے نفقہ معاف نہیں کیا پھر ان تمام باتوں پر قسم کھائے گی۔

اگر کسی عزیز رشتہ دار نے کفالت کی ذمہ داری لے لی تو صحیح ہے ورنہ قاضی دو عادل آدمیوں کو اس غائب غیر مفقود کے پاس بھیجے گا کہ وہ اپنی بیوی کو بلائے یا پھر خود آئے، یا نفقہ کا انتظام کرے یا پھر طلاق دیدے اور اگر شوہر ان میں سے کسی صورت پر بھی نہ ہو تو قاضی اسے ایک ماہ کی مہلت دے۔ ایک مہینہ مہلت کے بعد میں عورت کی دوبارہ درخواست کا وقت گزر گیا اور میری شکایت برقرار رہے تو قاضی تفریق کرادے گا۔^[20]

شوہر کا مجنون ہونا

شوہر کے جس جنون سے بیوی کے جسم و جان کو خطرہ لاحق ہو تو وہ جنون موجب تفریق ہے لیکن قاضی شوہر کو ایک مہینہ کیلئے علاج کی مہلت دے گا اگر افاقہ نہ ہو تو قاضی تفریق کرادے گا۔^[21]

یعنی ایسی بیماری کہ جس سے استفادہ مشکل ہو جائے جو نکاح کا اصل مقصد ہے تو مرد کو حق ہے عورت کو جدا کر دے اور عورت کو بھی کحق ہے کہ وہ نکاح فسخ کرالے۔

مرد نے اصلی حالت چھپا کر عورت سے دھوکے میں نکاح کیا

اگر کسی نے اپنی اصلی حالت، اپنا خاندان، اپنا عقیدہ میں غلط بیانی کر کے لڑکی والوں کو دھوکے میں ڈال کر نکاح کر لیا تو عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوگا اور قاضی ثبوت شرعی کے بعد تفریق کرادے گا۔^[22]

خیار بلوغ

نابالغ لڑکیا نابالغ لڑکی کا نکاح باپ اور دادا کے علاوہ کوئی دوسرا ولی کفو میں بھی کرادے تب بھی بالغ ہونے پر دونوں کو خیار بلوغ حاصل ہوگا خواہ نکاح باقی رکھیں یا قاضی کے ذریعے فسخ کرالیں۔^[23]

[19] Majmua E Qawanin, Islam, Law 76, P195

[20] Majmua E Qawanin, Islam, Law 83, P 202

[21] Majmua E Qawanin, Islam, Law 72, P192

[22] Al Nisa, 4: 35

[23] Majmua E Qawanin, Islam, Law 73, P92

باپ اور دادا کے علاوہ میں عقل ناقص ہوگی مثلاً ماں ولیہ بنے تو شفقت کاملہ ہے مگر عقل ناقص ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے نکاح صحیح جگہ نہیں کرایا۔ اگر قاضی، بھائی اور چچا زاد بھائی نے شادی کرائی تو ان میں عقل کامل ہے مگر شفقت کاملہ نہیں ہے اس لئے بالغ ہونے کے بعد نسخ نکاح کا حق حاصل ہے اور فطرت کا بھی یہی تقاضا ہے۔

زوجین میں شقاق کا پایا جانا

شقاق کا مطلب ہے کہ اتنا اختلاف کہ میاں، بیوی کا ایک ساتھ رہنا مشکل ہو جائے۔ شقاق نہ ہو تو بیوی ایک بوڑھے کے ساتھ بیماریوں کے باوجود ساتھ رہ لیتی ہے اور شقاق ہو تو دو جوان پڑھے لکھے خوبصورت جوڑے بھی چند دن نہیں رہ سکتے۔

شقاق کا معنی ہے "پھٹن" میاں بیوی میں اتنی نفرت ہو جائے کہ دونوں کا ساتھ رہنا مشکل ہو جائے تو اس صورت میں قاضی دونوں کی شکایتیں سن کر صلح کی کوشش کرے گا اگر ممکن نہ ہو تو طلاق دینا اور نکاح فسخ کرانا جائز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ إِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَ حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَبِيرًا"۔ [24]

"اور اگر تم کو میاں، بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک حاکم مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک حاکم عورت والوں کی طرف سے بھیجو۔ یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں میل (موافقت پیدا) کر دے گا بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے۔"

شوہر بیوی کا حق ادا نہ کرے

شوہر بیوی کو نان و نفقہ دے دیتا ہے مگر قدرت کے باوجود حقوق زوجیت (وطی) ادا نہیں کرتا تو عورت کو حق ہے کہ وہ تفریق لے سکتی ہے کیونکہ نکاح کا اصل مقصد ہی یہی ہے۔ کھانا پینا تو کہیں سے بھی کر سکتی ہے حقوق زوجیت کہاں سے ادا کرے گی؟ تو اس صورت میں عورت قاضی کے ذریعے تفریق لے سکتی ہے۔ [25]

اسی طرح حدیث ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ رَفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي، فَبِتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ النَّوْبِ، فَتَنَبَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَنْتِ رَيْدِيْنُ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رَفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكَ» [26]

فساد نکاح کی وجہ سے تفریق

[24] Muslim Bin Hajaj, Al jamia Al Muslim, chpter, La tahl ul Mutaliqa Salasa, Hadith, 352

[25] Majmua E Qawanin, Islam, Law 85, P206

[26] Majmua E Qawanin, Islam, Law 84, P603

نکاح فاسد ہو مثلاً

(1) بغیر گواہوں کے نکاح کیا ہو۔

(2) عورت کسی کی عدت میں ہو اور اس سے نکاح کیا ہو۔

(3) نسبی طور پر حرام تھی یا دماغی کے رشتے سے حرام تھی، دودھ پلانے کی وجہ سے حرام تھی۔

اگر ان سب صورتوں میں نکاح کر لیا گیا تو نکاح فاسد ہو گیا اس صورت میں زوجین پر ایک دوسرے سے الگ ہونا لازمی ہے کیونکہ ایسا نکاح فاسد ہے اگر وہ دونوں جدا نہ ہوں تو قاضی ان میں تفریق کروادے گا^[27]

زدکوب کی وجہ سے فسخ نکاح

ہمارے معاشرے میں عورتوں کو زدکوب کرنا ہمارے معاشرہ میں معمول نہیں تو کم از کم موجود ضرور ہے۔

قرآن مجید میں بڑی جامع اسلوب کے ساتھ عورت کی نافرمانی کے تین مدارج بیان کیے ہیں:

(1) نصیحت کرو (2) بستروں سے الگ کر دو (3) مار پیٹ کرو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللاتي تَخَافُونَ يُسْتُورُنَّ هُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۗ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلاً ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيماً كَبِيراً"۔^[28]

"اور وہ عورتیں کہ تم جن کی نافرمانی کا خوف کھاتے ہو، ان کو نصیحت کرو اور ان کی ان کی خواہگا ہوں سے جدا کر دو اور ان کو مارو پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں، پس نہ تلاش کرو ان پر کوئی راستہ بے شک اللہ تعالیٰ بلند اور بڑا ہے۔"

مارنے میں ایک ایسا درجہ ہے کہ ان کی مسواک کی مثل ہلکا سا مارو۔ ایسی مار کی شدید مخالفت کی گئی ہے کہ جس سے ان کو شدید تکلیف ہو

حدیث مبارکہ ہے "کہ عورتوں کو چہرے پر نہ مارو اور گالم گلوچ بھی نہ کرو۔"^[29]

تنبیخ نکاح کے معاشرتی اثرات

[27] Al Inam, 6 : 34

[28] Tabri, Muhammad Bin Jarir bin Yazid bin Ghalib, Tafseer al-Tabri, Moussa-ul-Rasal, Beirut, V5, p6

[29] Salman Bin Ashas, Al sunan Abi Dawd, chapter, fi khula, Hadith, 2228

معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی یونٹ خاندان ہے۔ خاندان عورت اور مرد کے درمیان رشتہ ازدواج سے وجود میں آتا ہے۔ اور خاندان سے ہی معاشرے وجود میں آتے ہیں۔ جس قدر خاندان کی اکائی مضبوط ہوگی اسی قدر معاشرہ مضبوط اور مستحکم ہوگا۔

جس طرح نکاح بہت سے تعلقات کے جڑنے کا سبب بنتا ہے بالکل اس کا ٹوٹنا بھی کئی سارے تعلقات کے ٹوٹنے یا اس میں خرابی کا باعث بنتا ہے۔ زوجین میں تفریق سے صرف دو زندگیاں ہی متاثر نہیں ہوتیں بلکہ پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔ کسی بھی فرد کی زندگی میں تبدیلی پورے معاشرے میں تبدیلی کا سبب بنتی ہے کیونکہ معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور فرد ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔

"نکاح کے معاشرے پر مثبت اثرات بھی ہوتے ہیں اور منفی اثرات بھی ہوتے ہیں"

مثبت اثرات

اگر عورت پر کہیں ظلم ہو رہا ہے تو وہ اس سے چھٹکارا پانے کیلئے عدالت سے رجوع کر سکتی ہے۔ تاکہ اس کی زندگی پرسکون ہو جائے۔ یعنی ایک طرف زوجین میں تفریق کا مثبت اثر یہ ہے کہ اس طرح وہ زبردستی کے بندھن سے آزاد ہو کر خوشحال زندگی گزار سکتی ہے اور روز کی لڑائی جھگڑے سے جو خاندان کے دوسرے افراد پریشان ہیں وہ ٹھیک ہو جائیں گے اور تفریق سے ایک اثر یہ بھی ہوگا کہ ان کو دیکھ کر دوسرے افراد سدھر جائیں گے۔

منفی اثرات

خاندان جو کہ مرد و عورت کے باہم ملنے سے بنتا ہے اگر زوجین میں علیحدگی کے باعث وہ خاندان افراط و تفریط کا شکار ہو جاتا ہے تو اس کے معاشرے پر بے شمار اثرات مرتب ہوتے ہیں خاص طور پر مرد و عورت اور ان کی اولاد پر۔

بچوں پر نکاح کے اثرات

زوجین میں تفریق کی وجہ سے بچوں کی شخصیت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے اگر بچے بہت چھوٹے ہوں تو وہ اس عمل کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں لیکن اگر ان کی عمر اتنی ہو کہ وہ اس بات کو سمجھنے کے قابل ہوں کہ ہمارے والدین کے درمیان کیا معاملات طے پا رہے ہیں تو ان حالات میں کوئی مؤثر کردار ادا نہ کر سکنے پر اپنے آپ کو ہی تصور وار سمجھنے لگتے ہیں غصہ، شدت ان کی طبیعت کا حصہ بن جاتی ہے۔ جوں جوں وہ بڑے ہوتے جاتے ہیں ان میں منفی عوامل کی طرف رجحان بڑھتا جاتا ہے۔ جب وہ ارد گرد ایسے بچوں کو ملتے ہیں جو اپنے والدین کے ساتھ رہ رہتے ہیں۔ ان بچوں کا اپنے والدین کے ساتھ پیار و محبت اور والدین کا بچوں کے ساتھ مشفقانہ رویہ دیکھتے ہیں تو ان بچوں میں محرومی کا احساس مزید اجاگر ہوتا ہے وہ خود کو بیکار تصور کرتے ہیں اور سارے واقعہ کا ذمہ دار خود کو سمجھتے ہیں ان کا بچپن دل و دماغ کی نہ سلجھنے والی گتھیوں کو سلجھانے کی بجائے مزید الجھانے کا باعث بنتا ہے، وہ اسی میں گزر جاتا ہے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ تفریق بھی کسی روایت کی طرح ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی ہے۔ تنسیخ کے ذریعے علیحدگی اختیار کرنے والے، والدین کے بچے بھی طلاق دینے یا لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

عورت کی زندگی پر تفریق کے اثرات

تفریق کی آگ میں دو خاندان بری طرح جلتے اور جھلتے رہتے ہیں۔ تفریق کی صورت میں زیادہ تر نقصان عورت کو اور اس کے گھر والوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ ایک بہن کی طلاق کے سبب دوسری بہنوں کے رشتے نہیں آتے اور ایسے گھرانوں میں لوگ اپنی بیٹیاں دینے سے گریز کرتے ہیں۔ طلاق یافتہ عورت کا معیار معاشرے میں پست ہو جاتا ہے عورت پر معاشی ذمہ داری کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔

بعض دفعہ عورت تفریق نکاح کی وجہ سے خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کیونکہ وہ لوگوں کی باتوں اور خاندان کی بدنامی کو برداشت نہیں کر سکتی اور بعض دفعہ وہ اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات کی خاطر غلط راستے پر چل پڑتی ہے اور دنیا کے ساتھ ساتھ وہ اپنی آخرت برباد کر بیٹھتی ہے۔ بعض دفعہ عورت پر تفریق کا اتنا گہرا اثر پڑتا ہے کہ وہ ہر ایک فرد کے بارے میں غلط سوچنے پر مجبور ہو جاتی ہے اسے ہر فرد ایک جیسا لگتا ہے۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ تفریق کے بعد بچے عورت کے پاس ہی رہتے ہیں وہ اپنی اور اپنے بچوں کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی اور بہت سی مشکلات کا سامنا کرتی ہے اور ساری زندگی اپنے بچوں کے نام پر اپنی ساری خواہشات کو ختم کر کے بیٹھ جاتی ہے۔

مرد کی زندگی پر تفریق کے اثرات

تفریق صرف دو اشخاص کی علیحدگی کا نام نہیں بلکہ یہ دو خاندانوں کے درمیان انتشار کا باعث بنتی ہے بلاشبہ جنسی خواہش، تمام خواہشات انسانیہ پر حاوی ہوتی ہے جو کہ فرد سے تکمیل تسکین کا تقاضا کرتی ہے اور یہ عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ قوی ہوتی ہے اگر اسباب تسکین مہیا نہ کیے جائیں تو وہ نہ صرف فرد کو شدید قلق و اضطراب میں مبتلا کر دیتی ہے بلکہ بسا اوقات ہلاکت کی اتھار گہرائیوں میں غوطہ زن ہونے پر مجبور کر دیتی ہے اور خواہش کی تکمیل کیلئے انسان غلط راہ اختیار کرتا ہے۔ شرم و حیا کا وصف ختم ہو جاتا ہے اخلاقی لحاظ سے بھی اس کی قدر کم ہو جاتی ہے۔

بسا اوقات وہ عورت کی تنبیح کرنے کو اپنی توہین سمجھ کر اپنی زندگی کو اجیرن بنا لیتا ہے اگر وہ دوبارہ ازدواجی زندگی شروع کرے تب بھی وہ اپنی توہین کو بھلا نہیں سکتا اور اپنی انا کی تسکین کی وجہ سے وہ گناہ کے راستے پر چلنا شروع کر دیتا ہے۔

تنبیح نکاح کے اسباب کا تدارک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ"۔ [30]

[30] Al Nisa, 4 : 34

"اور اس کی قدرت کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے پیدا فرمائیں تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں تاکہ تم سکون حاصل کرو ان سے ، اور پیدا فرمادیے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات۔ بے شک اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

میاں بیوی کیلئے اپنے اختلافات اور لڑائی جھگڑوں کو نمٹانے کیلئے ارشاد بانی کو قبول کرنا ہی بہتر اور منفرد تدبیر ہے۔ جس کے سہارے ازدواجی زندگی استوار اور برقرار رہ سکتی ہے اور اسی میں ان کا اور ان کی اولاد کا مفاد ہے اسی کے تحت مجرم اپنے جرم اور گناہ کا اعتراف کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنی اصلاح کرتا ہے نفسانی خواہش اور ذاتی مفاد کو خیر باد کہہ دیتا ہے۔

مرد کی برتری

مرد اور عورت یکساں اہمیت کے حامل ہیں اسلام معاشرتی نظام میں حسن اور پائیداری قائم رکھنے کیلئے مرد کو عورت پر ایک درجہ ترجیح دیتا ہے اور اس برتری کو نظام معاشرت میں توازن قائم رکھنے کیلئے ضروری قرار دیتا ہے۔

ارشاد بانی ہے:

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ"۔ (32)

"مرد عورتوں پر قوی ہیں اس بناء پر کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا کی ہے اور اس بناء پر بھی کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔"

اقوام یا قوم اس فرد کو کہتے ہیں جو کسی فرد یا ادارے یا اجتماعی نظام کے معاملات کو چلانے، اسکی حفاظت و نگرانی کرنے کیلئے اور اس کیلئے مطلوبہ ضروریات فراہم کرنے کا ذمہ دار ہو مردان تینوں معنوں میں قوام ہے اور آج کے اس دور میں (جہاں ہر گھر میں ایک طلاق یافتہ لڑکی ہے) عورت مرد کی اس برتری کو تسلیم کر لے تو بہت سے مسائل شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں، دم توڑ لیتے ہیں

زوجین کا کردار (میاں، بیوی)

جہاں مرد گھر بنانے کیلئے مادی وسائل مہیا کرتا ہے وہیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن انداز میں ادا کر کے اسے پائیداری بھی عطا کرتا ہے مرد اگر خاندان کیلئے معاشی اور معاشرتی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ عزت، روٹی، چھت اور چار دیواری فراہم کرتا ہے تو عورت اس مکان کو اپنے وجود سے اپنی توجہ، محبت، خلوص، وفا اور محنت سے گھر بناتی ہے وہ اپنی فہم و فراست اور حکمت سے خاندان کو آپس میں جوڑے رکھتی ہے انہیں بکھرنے نہیں دیتی، عورت کا وجود خاندان کو باطنی استحکام فراہم کرتا ہے۔

یعنی میاں بیوی دونوں مل کر ہی گھر بناتے ہیں اور گھر کو خوشحال بنانے اور خاندان اور معاشرے میں امن قائم رکھنے میں دونوں کا بڑا اہم کردار ہے۔

حسن سلوک:

زندگی میں حسن سلوک بہت اہمیت کا حامل ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے روزمرہ زندگی میں عورت کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ-فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ يَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا"^[31]

"اور ان عورتوں کے ساتھ حسن و خوبی سے گزر بسر کرو اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر بڑی منفعت رکھ دے۔"

اس آیت میں خاوند اور بیوی کے تعلقات کا ایسا جامع دستور پیش کیا گیا ہے جس سے بہتر کوئی دستور نہیں ہو سکتا اور اگر اس جامع ہدایت کی روشنی میں ازدواجی زندگی گزاری جائے تو اس رشتہ میں کبھی بھی تلخی اور کڑواہٹ پیدا ہی نہ ہو۔

عفو درگزر

خاندانی زندگی میں عفو درگزر کامیابی کی کنجی ہے۔ زوجین کے درمیان اختلافات کا ہونا فطری امر ہے۔ انسان خطا کا پتلا ہے لیکن ایسے مواقع پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا اور عفو درگزر سے کام لینا بہت سی پیچیدگیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ اگر خاوند اور بیوی عفو درگزر سے کام نہ لیں تو نوبت لڑائی جھگڑوں سے ہوتی ہوئی علیحدگی تک جا پہنچتی ہے جس سے خاندان کا شیرازہ منتشر ہو سکتا ہے۔

اخلاق

شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی میں اچھے اخلاق کو دیکھے اور بیوی کی برائی کے بدلے میں اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرے کسی معمولی سی بات کی وجہ سے دل میں نفرت، بغض اور کینہ نہ پال لے۔

باہمی مشاورت

کامیاب اور پر امن زندگی گزارنے کیلئے مشاورتی نظام اپنانا از حد ضروری ہے خاوند اور بیوی چونکہ باہم رفیق ہوتے ہیں تو زندگی کے نشیب و فراز کا سامنا کرنے کیلئے اپنے رفیق حیات سے بڑھ کر مخلص کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ باہمی مشاورت سے زوجین جو امور سرانجام دیں گے اس سے خاندانی نظام کو مزید تقویت حاصل ہوتی ہے کیونکہ دونوں ہی کے پیش نظر خاندان کی فلاح و بہبود اور بھلائی ہوتی ہے

^[31] Al Nisa, 4 : 19

رازداری

قرآن مجید میں زوجین کو ایک لباس قرار دیا گیا ہے اور یہ ایک لباس ہی کی طرح ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے عیوب، کمزوریوں اور خامیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ زوجین ایک دوسرے کے عیوب کی تشہیر نہ کرتے پھریں۔ مشترک معاملات کو نہ پھیلائیں۔ کیونکہ یہ بات عہد زوجیت میں خیانت شمار ہوگی۔ ایسا رویہ بد اخلاقی زوجین کے درمیان اختلافات کی آگ بھڑکانے اور ضد اور لڑائی جھگڑوں کی نوبت تک جا پہنچتی ہے اور پھر یہی باتیں تفریق کا سبب بنتی ہیں لہذا زوجین کو ایک دوسرے کے رازوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔

عزت و احترام

خاندانی زندگی میں جہاں محبت اور الفت، حسن سلوک کی اہمیت ہے وہیں افراد خانہ اور بالخصوص زوجین کے درمیان عزت و احترام کو ہونا بہت ضروری ہے۔ شرف انسانیت کی بناء پر ایک دوسرے کی رائے کو اہمیت دینا، ایک دوسرے کو عزت دینا، مختلف معاملات میں شخصی آزادی کا خیال رکھنا خاندان کو مستحکم و مضبوط کرنے کا سبب بنتا ہے۔

خلاصہ

نکاح زندگی بھر کے بندھن کا نام ہے۔ یہی بقائے انسانی کا حلال روحانی راستہ ہے۔ یہ محبتوں کا رشتہ ہے جو ضابطوں کی بجائے رابطوں سے نبھاتے رہنا چاہیے اور عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان کی زندگی میں مختلف مشکلات اور دشواریاں آتی رہتی ہیں۔ جنہیں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مردانہ وارہمت اور حوصلہ سے سر کرنا ہوتا ہے۔ مگر کبھی انسانی ہمت فطری ضعف کی نظر ہو جایا کرتی ہے۔ ایسے مشکل مرحلے میں بھی اسلامی تعلیمات کا سہارا لیا جائے تو اسلامی تعلیمات کی روحانیت کی بدولت مسلمان روحانی سکون اور نفسیاتی راحت سے ہمکنار رہتے ہوئے ان مشکل گھڑیوں میں سرخرو ہو جایا کرتا ہے۔ نکاح کا دائمی بندھن اگر اپنے حقوق و آداب کے ساتھ قائم نہ رہ سکے تو اسے قائم رکھنے کے لیے مختلف شرعی، اخلاقی اور معاشرتی ضوابط و روابط بروکار لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر جوڑی ساری تدابیر غیر موثر ہو کر رہ جائیں تو شریعت اسلامیہ نے آخری حل کے طور پر انتہائی ناگواری اور ناپسندیدگی کے ساتھ "البعض الحلال" کہہ کر مرحلہ وار طلاق کا مختصر راستہ کھلا چھوڑا ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت ازواجی مشکلات کو حل کرنے کے لئے یہ "طلاق" کا راستہ ایک ترتیب سے اختیار کر لیا جائے مگر افسوس کے اسلامی تعلیمات سے دوری اور بے تکی جذبات کے نتیجے میں بعض مسلمان اس آخری حل کو اولین حل کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ناگواری کی بجائے ان تعلقات کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریں اگر بات بڑھ جائے زجر و ترغیب سے کام نہ چلے تو شوہر اور بیوی خاندان والوں میں سے چند افراد کو ثالث بنا کے معاملات طے کرنے کی تعلیم و ترغیب دی ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسی صورتیں بھی پیش آتی ہیں کہ اصلاح حال کی تمام کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں اور یہ تعلق راحت اور مسرت کی بجائے وبال جان بن جاتا ہے۔ اور دونوں کی بھلائی اس تعلق کو ختم کرنے میں ہوتی ہے ایسے حالات میں جب موافقت کے سارے امکانات ختم ہو جائیں تو اسلام نے

طلاق، خلع اور فسخ نکاح کا قانون دیکھ کر رشتہ توڑنے کی اجازت دی ہے اگر ایسے حالات میں بھی طلاق، خلع اور فسخ نکاح کی اجازت نہ ہو تو پھر یہ تعلق اور رشتہ ہی کسی بھی وقت عظیم فتنہ اور عذاب کا سبب بن سکتا ہے۔